بانسری والا

پہلا منظر

(مقام: جرمنی کے ہملن شہر کے میئر کا کمرہ ۔ میئر اور چند آدمی فکر مند بیٹھے ہیں۔ کچھ لوگ آتے ہیں۔)

پہلا آدمی : میئر صاحب! اب تو چوہوں کی شرارت برداشت نہیں ہوتی۔ روئی، اناج، کچھ بھی تو ان سے نہیں بچ پاتا۔

دوسرا آدمی : جنابِ عالی! صرف کھانے پینے کی چیزیں ہی نہیں، یہ بدمعاش تو کپڑوں کو بھی نہیں چھوڑتے۔ دیکھیے یہ کپڑے۔
(اپنے کپڑے دکھاتا ہے جن کو ایک طرف چبایا ہوا ہے۔)

ایک عورت : جنابِ عالی! یہی نہیں ، یہ پالنے میں سوئے ہوئے بچّوں کو بھی کاٹ کھاتے ہیں۔ کل رات میرے بچّے کی انگلی ہی کو کاٹ کھایا۔

تیسرا آدمی : جناب! یہ چوہے بڑے ڈھیٹ ہوگئے ہیں۔ نہ بلّی سے ڈرتے ہیں، نہ کُتّے سے ، اِن کا کچھ نہ کچھ انتظام ہونا ہی چاہیے۔

میئر : بھائیو! اپنی طرف سے تو میں بہت کچھ کر رہا ہوں۔ اب آپ لوگ بھی کوئی ترکیب بتائیے۔ میں آپ کی پوری پوری مدد کروں گا۔

(اسی وقت بانسری کی ایک میٹھی آواز سنائی دیتی ہے۔ سب لوگ اسے سننے لگتے ہیں۔ بانسری کی آواز نزدیک آتی جاتی ہے۔ رنگ برنگ کا عجیب سا لباس پہنے ایک آدمی کمرے میں داخل ہوتا ہے۔)

میئر : (بانسری والے سے) کون ہو تم؟ کیا چاہتے ہو؟

بانسری والا : جناب! مجھے لوگ بانسری والا کہتے ہیں۔ (دوسرے آدمیوں کی طرف دیکھ کر) سنا ہے ہملن میں چوہوں کی شرارت بہت بڑھ گئی ہے اور عوام بہت مُصیبت میں ہیں۔ میں آپ کی مشکل حل کر سکتا ہوں۔

میئر: (خوش ہوکر) آہا! تم تو بڑے موقعے پر آ گئے ہو۔ کیا تم واقعی ان چوہوں کو بھگا سکتے ہو؟

دوسرا آدمی : کیا آپ کے پاس چوہے مارنے کی کوئی دوا ہے؟

ایک عورت : بھائی صاحب! کسی نہ کسی طرح ان چوہوں کو ختم کیجیے۔

بانسری والا : میں نے پہلے بھی کئی شہروں سے چوہے بھگائے ہیں۔ آپ کہیں تو آپ کے شہر کے چوہوں کو بھی بھگادوں۔ مگر اس کے لیے میں جو مانگوں ، وہی دینا ہوگا۔

میئر: اگر تم چوہوں کو بھگا دو گے تو جو کچھ مانگو گے وہی دیا جائے گا۔

بانسری والا : جناب ، اس کے لیے آپ کو مجھے ایک ہزار گلڈر دینا ہوگا۔

میئر: بس ایک ہزار ،ہم تو تمھیں پچاس ہزار گلڈر دینے کو تیّار ہیں۔

بانسری والا : صرف ایک ہزار گلڈر۔ جناب! مجھے نہ زیادہ چاہیے نہ کم، کہیے قبول ہے؟

میئر: ہاں قبول ہے ۔ (لوگوں سے) آپ لوگ کیا کہتے ہیں؟

سب لوگ : منظور ہے! منظور ہے!!

(سب لوگ باہر جاتے ہیں۔ بانسری والا سڑک پر کھڑا ہوجاتا ہے)

دوسرا منظر

(بانسری والا ایک دل کش راگ الاپتے ہوئے آہستہ آہستہ چل رہا ہے۔ بانسری کی آواز سنتے ہی مکانوں سے چوہے نکل نکل کر بانسری والے کے پیچھے چلنے لگتے ہیں۔ چھوٹے چوہے، بڑے چوہے، موٹے چوہے، دُبلے چوہے، بھورے چوہے، نر چوہے، مادہ چوہے، سب نکل پڑتے ہیں۔ بانسری والے کے پیچھے چوہوں کی ایک زبردست بھیڑ جمع ہوجاتی ہے۔ شہر کے لوگ تعجّب سے چوہوں کو بانسری والے کے پیچھے جاتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔)

ایک بچّہ : ماں! دیکھو کتنے چوہے ہیں۔ کیا چوہوں کو گانا اچھّا لگتا ہے ماں؟

ماں : لگے یا نہ لگے مگر بانسری والے نے ضرور ان پر جادو کردیا ہے۔

بچّہ : دیکھو، دیکھو ماں! بانسری والا تو ندی کی طرف جارہا ہے۔ کیا وہ چوہوں کو ندی میں ڈُبا دے گا ماں؟

(اس وقت گرجا گھر میں گھنٹے بجنے لگتے ہیں۔ بھاگ گئے چوہے، بھاگ گئے چوہے، چاروں طرف یہ آواز گونج رہی ہے۔ لوگ میئر کو گھیر کر کھڑے ہوجاتے ہیں۔)

چند آدمی : (اونچی آواز سے) ہمارے میئر۔

دوسرے لوگ : (زور سے) زندہ باد!

میئر : شکریہ بھائیو! آخر یہ آفت ٹل ہی گئی۔ آپ.......................

(بانسری والا آتا ہے)

بانسری والا : جناب، اگر اب.......................

میئر: کون ہے یہ، جو میری بات کے بیچ میں بول رہا ہے؟ (اِدھر اُدھر دیکھ کر) آہا! بانسری والا! بھائی، تم نے واقعی کمال کر دیا۔

بانسری والا : جناب، میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ میں چوہوں کو بھگا دوں گا۔ اب آپ مجھے ایک ہزار گلڈر عنایت کیجیے۔

میئر: (تعجب سے) ایک ہزار گلڈر! بہت بڑی رقم ہے یہ تو۔

بانسری والا : لیکن جناب آپ تو وعدہ کر چکے ہیں۔

میئر: بھائی! تم نے کیا ہی کیا ہے؟ تھوڑی دیر تو بانسری بجائی ہے۔ اس کے لیے ایک ہزار گلڈر؟

بانسری والا : جی ہاں، ایک ہزار، نہ ایک کم نہ ایک زیادہ۔

میئر: ہوش کی بات کرو۔ تھوڑی دیر بانسری بجانے کے پچاس گلڈر کافی ہیں۔

بانسری والا : جناب، اچھا تو یہ ہوگا کہ آپ اپنے وعدے کو پورا کریں۔ نہیں تو ....

میئر: نہیں تو؟

بانسری والا : آپ کو تکلیف اُٹھانا پڑے گی۔ چوہوں کی آفت سے بھی زیادہ تکلیف۔

میئر : (اپنے آپ سے) چوہے تو اب واپس آنے سے رہے (بانسری والے سے) دیکھو جھگڑے کی کوئی بات نہیں۔ پچاس گلڈر لے لو۔

(بانسری والا میئر اور بھیڑ پر ایک نگاہ ڈال کر بانسری بجاتا ہوا ایک طرف چل دیتا ہے۔ شہر کے چھوٹے بڑے سبھی بچّے اس کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔ لوگ حیرت سے دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ بچّوں کے ماں باپ چلاّنے لگتے ہیں۔)

تیسرا منظر

ایک بوڑھا : یا خدا! یہ کیا ہو رہا ہے؟

ایک بڑھیا : ارے! وہ تو اُنھیں پہاڑ کے غار میں لیے جا رہا ہے۔ بچاؤ! بچاؤ! ان بچّوں کو۔

ایک عورت : ہائے میرا بیٹا!

دوسری عورت : ہائے میری بیٹی!

تیسری عورت : ارے بچاؤ میرے فرانک کو! لنگڑاتا لنگڑاتا وہ بھی اُن کے پیچھے جا رہا ہے۔ فرانک، او فرانک!

(دوڑ کر فرانک کو پکڑ لاتی ہے)

میئر : (اپنے بال نوچتے ہوئے) ہائے بانسری والے نے ہمارے سارے بچّے پہاڑ کے غار میں بند کر دیے۔ سارے شہر میں صرف ایک ہی بچہ رہ گیا ہے۔ (لوگوں سے) بھائیو! یہ وعدہ پورا نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔

(روتے چلّاتے سب لوگ اپنے اپنے گھر چلے جاتے ہیں)

(جرمن کہانی سے ترجمہ)

مشق

معنی یاد کیجیے:

ترکیب	:	طریقہ
مصیبت	:	پریشانی
دل کش	:	دل کو اچھا لگنے والا
قبول	:	ماننا
عنایت کرنا	:	دینا
غار	:	کھو

غور کیجیے:

☆ وعدہ ہمیشہ پورا کرنا چاہیے۔وعدہ خلافی کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔

سوچیے اور بتایئے:

1۔ لوگ چوہوں کی شرارت سے کیوں تنگ آ گئے تھے؟

2۔ چوہوں کو بھگانے کے لیے کون سی ترکیب نکالی گئی؟

3۔ بانسری والے نے چوہوں کو بھگانے کے لیے کون سی شرط رکھی؟

4۔ بانسری والے نے وعدہ پورا نہ ہونے پر کیا کیا؟

نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے جملے بنایئے:

شرارت برداشت ترکیب غار وعدہ قبول رقم حیرانی کمال

• نیچے لکھے ہوئے لفظوں کی مدد سے خالی جگہوں کو بھریے:

بچّہ کاٹ میٹھی سڑک آفت

1۔ یہ پالنے میں سوئے ہوئے بچوں کو بھی .... کھاتے ہیں۔

2۔ اسی وقت بانسری کی .... آواز سنائی دی۔

3۔ بانسری والا .... پر کھڑا ہوجاتا ہے۔

4۔ شکریہ بھائیو! آخر یہ .... ٹل ہی گئی۔

5۔ سارے شہر میں صرف ایک ہی .... رہ گیا ہے۔

• عملی کام:

☆ اس ڈرامے کا خلاصہ لکھیے۔